

الصفاء

في

التوسل والتبرك بالمصطفى
صلوات الله عليه

(حضور نبی اکرم ﷺ سے توسل اور تبرک پر مجموعہ احادیث)



شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



الْصَّافَا



التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی اکرم ﷺ سے توسُّل اور تبرک

معاونین تخریج:

حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴ / ۱-۸۰ پی آئی
وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل
و ایم ۴ / ۹۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ
کی چٹھی نمبر ۲۳۴۱۱-۶۷-۱ این-۱ / اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست
۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ
۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی
تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحق تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : **الصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ**

بِالْمُصْطَفَى ﷺ

تالیف : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

معاونینِ تخریج : **حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی**

زیر اہتمام : **فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ** Reserch.com.pk

مطبع : **منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور**

اشاعتِ اول : **مارچ 2009ء**

تعداد : **1,100**

قیمت VRG کاغذ : **220/- روپے**

نوٹ : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : **الصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ**

بِالْمُصْطَفَى ﷺ

تالیف : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

معاونینِ تخریج : **حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی**

زیر اہتمام : **فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ** Research.com.pk

مطبع : **منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور**

اشاعتِ اول : **مارچ 2009ء**

تعداد : **1,100**

قیمت پریس کاغذ : **170/- روپے**

نوٹ : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔**
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

فہرست

الصفحة	الأبواب	الرقم
۹	الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفَى ﷺ ﴿حضور ﷺ سے توسل اور تبرک پر قرآنی آیات﴾	۱
۱۳	بَابُ فِي تَعْلِيمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّوَسُّلِ ﴿حضور ﷺ کی تعلیماتِ توسل کا بیان﴾	۲
۲۵	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ وِلَادَتِهِ وَقَبْلَ مَبْعَثِهِ ﴿حضور ﷺ کی ولادت مقدسہ اور بعثت مبارکہ سے قبل آپ سے توسل﴾	۳
۴۱	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ فِي حَيَاتِهِ ﴿حضور ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں آپ سے توسل﴾	

الصفحة	الأبواب	الرقم
٨٣	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَبِآثَارِهِ ﴿حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد آپ کی ذاتِ اقدس اور آثارِ مبارکہ سے توَسُّل﴾	٤
٩٥	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّعْظِيمِ لَهُ ﴿حضور ﷺ کی قبرِ انور سے توَسُّل اور اس کی تعظیم﴾	٥
١٢٩	بَابُ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالِاسْتِغَاثَةِ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿قیمت کے دن حضور ﷺ سے توَسُّل اور استغاثہ﴾	٦
١٦٠	بَابُ فِي تَوَسُّلِ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُولِ بِالنَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے حیوانات کا توَسُّل﴾	٧
١٧٤	بَابُ فِي تَعْلِيمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّبَرُّكِ ﴿حضور ﷺ کی تعلیماتِ تبرک کا بیان﴾	٨

الصفحة	الأبواب	الرقم
۱۹۰	بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِيَدِهِ ﷺ وَبَلَمْسِهِ وَبِجَوَارِحِهِ الشَّرِيفَةِ الْأُخْرَى ﴿حضور ﷺ کے دستِ اقدس اور دیگر اعضائے مبارکہ سے حصولِ تبرک﴾	۹
۲۳۲	بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِالْأَشْيَاءِ الَّتِي لَهَا صَلَٰةٌ بِذَاتِهِ ﷺ ﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے متعلقہ چیزوں سے حصولِ برکت﴾	۱۰
۲۶۷	بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِشَعْرِهِ ﷺ ﴿حضور ﷺ کے موئے مبارکہ سے حصولِ برکت﴾	۱۱
۲۷۷	بَابُ فِي التَّبَرُّكِ بِآثَارِهِ ﷺ الشَّرِيفَةِ ﴿حضور ﷺ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت﴾	۱۲
۳۰۹	مصادر التَّخْرِيجِ ﴿﴾	

الآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفَى ﷺ

﴿ حضور ﷺ سے توسل اور تبرک پر قرآنی آیات ﴾

۱. وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ○ (البقرة، ۲: ۸۹)

”اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (قرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب ’قرآن‘ کے وسیلے سے) کافروں پر فحشائی (کی دعا) مانگتے تھے، سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ) اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب ’قرآن‘ کے ساتھ (تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہو گئے، پس (ایسے دانستہ) انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔“

۲. وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ○ (النساء، ۴: ۶۴)

”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت

کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔“

۳. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِلُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ (المائدة، ۵: ۳۵)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔“

۴. وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ○ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ○ (التوبة، ۹: ۵۸-۵۹)

”اور ان ہی میں سے بعض ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں، پھر اگر انہیں ان (صدقات) میں سے کچھ دے دیا جائے تو وہ راضی ہو جائیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو وہ فوراً خفا ہو جاتے ہیں ○ اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ) مزید عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ

رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا) ۵

۵. لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لِمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ط فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّطَهَّرُوا ط وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ۝
(التوبة، ۹: ۱۰۸)

”(اے حبیب!) آپ اس (مسجد کے نام پر بنائی گئی عمارت) میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ وہ مسجد، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، حقدار ہے کہ آپ اس میں قیام فرما ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (ظاہراً و باطناً) پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہے ۵“

۶. أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَ يَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ط إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحذُورًا ۝
(بنی اسرائیل، ۱۷: ۵۷)

”یہ لوگ جن کی عبادت کرتے ہیں (یعنی ملائکہ، جنات، عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام وغیرہم کے بت اور تصویریں بنا کر انہیں پوجتے ہیں) وہ (تو خود ہی) اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں سے (بارگاہ الہی میں) زیادہ مقرب کون ہے اور (وہ خود) اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور (وہ خود ہی) اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، (اب تم ہی بناؤ کہ وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو خود معبود برحق کے سامنے جھک رہے ہیں)، بے شک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ۵“

۷. إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝

وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝ (الفتح، ۴۸: ۱-۳)

”(اے حبیبِ مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لیے کہ آپ کی عظیم جدوجہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے) ۝ تاکہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امت (کے اُن تمام افراد) کی اگلی بچھلی خطائیں معاف فرما دے (جنہوں نے آپ کے حکم پر جہاد کیے اور قربانیاں دیں) اور (یوں) اسلام کی فتح اور امت کی بخشش کی صورت میں) آپ پر اپنی نعمت (ظاہراً و باطناً) پوری فرما دے اور آپ (کے واسطے سے آپ کی امت) کو سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے ۝ اور اللہ آپ کو نہایت باعزت مدد و نصرت سے نوازے۔“

۸. وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

(المنافقون، ۶۳: ۵-۶)

”اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ (ﷺ) تمہارے لیے مغفرت طلب فرمائیں تو یہ (منافق گستاخی سے) اپنے سر جھٹک کر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ تکبر کرتے ہوئے (آپ کی خدمت میں آنے سے) گریز کرتے ہیں ۝ ان (بد بخت گستاخانِ رسول) کے حق میں برابر ہے کہ آپ اُن کے لیے استغفار کریں یا آپ ان کے لیے استغفار نہ کریں، اللہ ان کو (تو) ہرگز نہیں بخشے گا (کیوں کہ یہ آپ پر طعنہ زنی کرنے والے اور آپ سے بے رخی اور تکبر کرنے والے لوگ ہیں)۔ بے شک اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا ۝“

بَابُ فِي تَعْلِيمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّوَسُّلِ

﴿ حضور ﷺ کی تعلیماتِ توسل کا بیان ﴾

۱/۱ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَجَعَلَ يَسْأَلُ: هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ. فَقَتَلَ الرَّاهِبَ، ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَنَأَى بِصَدْرِهِ، ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرٍ، فَجَعَلَ مِنْ أَهْلِهَا. وَفِي رِوَايَةِ زَادٍ: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْ هَذِهِ: أَنْ تَبَاعِدِي، وَإِلَى هَذِهِ: أَنْ تَقْرَبِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا، پھر وہ یہ پوچھتا پھرتا تھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے ایک راہب کے پاس جا کر یہ سوال کیا کہ کیا اس کے لئے توبہ (کی کوئی گنجائش) ہے؟ اس راہب نے کہا: تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ یہ سن کر اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور اس نے پھر سوال کرنا شروع کیا اور وہ اس بہتی

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، ۲۱۱۹/۴، الرقم: ۲۷۶۶، وأبو يعلى في المسند، ۳۰۵/۲، الرقم:

سے نکل کر دوسری بستی کی طرف جانے لگا جس میں کچھ نیک لوگ رہتے تھے۔ جب اس نے اس راستہ کا کچھ حصہ طے کیا تھا تو اسے موت نے آ لیا۔ اس نے اپنا سینہ پہلی بستی سے کچھ دور کر لیا (اور اس بستی کی طرف کر دیا)۔ اسی حال میں اسے موت آ گئی۔ پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں (اس کی روح لے جانے پر) بحث ہوئی۔ وہ ایک باشت کے برابر نیک آدمیوں کی بستی کے قریب تھا۔ سو اسے نیک لوگوں کی بستی سے لاحق کر دیا گیا۔ ایک اور روایت میں اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس (برے لوگوں کی) بستی کو حکم فرمایا: تو (اس کی نعش سے) دور ہو جا اور اس (نیک لوگوں کی) بستی کو حکم فرمایا: تو (اس کی نعش سے) قریب ہو جا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲/۲ . عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَقَدُوا إِلَى عُمَرَ، رضی اللہ عنہ فِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُويَسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقُرْنِيِّينَ؟ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ، يُقَالُ لَهُ أُويَسٌ، لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمَّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللَّهَ، فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوْ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ اہل کوفہ ایک وفد لے کر

www.MinhajBooks.com

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أويس القرني، ۱۹۶۸/۴، الرقم: ۲۵۴۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۷۹/۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۶۲/۶، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۲۳/۳، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۱/۴۷ - ۴۸.

حضرت عمرؓ کے پاس گئے۔ وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اولیسؑ سے مذاق کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے؟ یہ سن کر وہ شخص حاضر ہوا تو حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا اس کا نام اولیسؑ ہوگا۔ یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔ اسے برص کی بیماری تھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی (برص کے) داغ اس سے دور کر دیئے، تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے تمہاری مغفرت کی دعا کرائے۔“

اسے امام مسلم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۳/۳ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ، وَاسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْسَايَ هَذَا، فَاِنِّيْ لَمْ اُخْرَجْ اَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِكَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَاسْأَلُكَ اَنْ تُعِيذَنِي مِنَ النَّارِ، وَاَنْ تُغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، اَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلِكٍ.

۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: المشي إلى الصلاة، ۲۵۶/۱، الرقم: ۷۷۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۱/۳، الرقم: ۱۱۱۷۲، وابن الجعد في المسند، ۲۹۹/۱، الرقم: ۲۰۳۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۵/۶، رقم: ۲۹۲۰۲، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۳۰/۱، الرقم: ۸۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۳۵/۱، الرقم: ۴۸۸۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا مانگے: ﴿اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِبَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَاسْأَلُكَ أَنْ تُعِيدَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تُغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے ساکنین کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے (نماز کی طرف اٹھنے والے) اپنے قدموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ بے شک میں نہ کسی برائی کی طرف چلا ہوں نہ تکبر اور غرور سے، نہ دکھاوے اور نہ کسی دنیاوی شہرت کی خاطر نکلا ہوں۔ میں تو صرف تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا کے حصول کے لئے نکلا ہوں۔ سو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کی آگ سے نجات دے، میرے گناہوں کو بخش دے۔ بے شک تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔“

اسے امام ابن ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴/۴ . عَنْ يُعْلَى بْنِ سَيَابَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدَيْتَيْنِ فَأَنْضَمَتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى،

۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۷۲/۴، الرقم: ۱۷۵۹۵، وعبد بن حميد في المسند، ۱۵۴/۱، الرقم: ۴۰۵، والخطيب البغدادي في موضع أو هام الجمع والتفريق، ۲۷۲/۱، الرقم: ۲۷۱ والنووي في رياض الصالحين، ۲۴۳/۱، الرقم: ۲۴۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۴۴/۱، الرقم: ۳۴۳۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۹۔

ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلَىٰ مَنَابِتِهِمَا. وَجَاءَ بَعِيرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَىٰ الْأَرْضِ
ثُمَّ جَرَّ حَتَّىٰ ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ
الْبَعِيرُ؟ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيدُ نَحْرَهُ. فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ:
أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ. قَالَ:
اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا. فَقَالَ: لَا جَرْمَ لَا أَكْرِمَ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ، يَا رَسُولَ
اللَّهِ. وَآتَىٰ عَلَىٰ قَبْرِ يُعَذِّبُ صَاحِبَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذِّبُ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ. فَأَمَرَ
بِجَرِيدَةٍ، فَوَضَعَتْ عَلَىٰ قَبْرِهِ، فَقَالَ: عَسَىٰ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ
رَطْبَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت یعلیٰ بن سیاہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی
اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو
آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے
مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے
حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔
پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا
بلبلایا کہ اس کے ارد گرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو
کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔
حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ
آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا:
یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے
فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

۵/۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بَارِضٍ فَلَاةٍ، فَلْيُنَادِ: يَا عِبَادَ اللَّهِ، احْبِسُوا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللَّهِ، احْبِسُوا عَلَيَّ، فَإِنَّ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا، سَيَحْبِسُهُ عَلَيْكُمْ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتَّبْرَانِيُّ وَالتَّلْفُظُ لَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی سواری جنگل بیاباں میں گم ہو جائے تو اس (شخص) کو (یہ) پکارنا چاہیے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری سواری پکڑا دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے (ایسے) بندے اس زمین میں ہوتے ہیں، وہ تمہیں تمہاری سواری پکڑا دیں گے۔“

۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۰۳/۶، الرقم: ۲۹۸۱۸، وأبو يعلى في المسند، ۱۷۷/۹، الرقم: ۵۲۶۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۷/۱۰، الرقم: ۱۰۵۱۸، ۱۱۷/۱۷، الرقم: ۲۹۰، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۴۵۵/۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۳۰/۱، الرقم: ۱۳۱۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲۔

اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۶/۶ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَكَ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ سَوَى الْحَفَظَةِ يَكْتُبُونَ مَا يَسْقُطُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَإِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ عُرْجَةٌ فِي الْأَرْضِ، لَا يَقْدِرُ فِيهَا عَلَى الْأَعْوَانِ فَلْيَصِحْ فَلْيَقُلْ: عِبَادَ اللَّهِ، أَعْيُونَا أَوْ أَعْيُونَا رَحِمَكُمُ اللَّهُ فَإِنَّهُ سَيَعَانُ. وَفِي رَوَايَةٍ رَوْحٌ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يُسَمُّونَ الْحَفَظَةَ يَكْتُبُونَ مَا يَقَعُ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَمَا أَصَابَ أَحَدًا مِنْكُمْ عُرْجَةٌ أَوْ احتاج إلى عونٍ بفلاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَلْيَقُلْ: أَعْيُونَا، عِبَادَ اللَّهِ، رَحِمَكُمُ اللَّهُ فَإِنَّهُ يُعَانُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے، انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ، ایسے بھی ہیں جو درختوں کے پتوں کے گرنے تک کو لکھتے ہیں، پس تم میں سے جب کوئی کسی جگہ (کسی بھی مشکل میں) جائے، جہاں بظاہر اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ پکار کر کہے: اے اللہ کے بندو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو، تو پس اس کی مدد کی جائے گی۔ اور حضرت روح کی روایت میں ہے کہ بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں

۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۹۱/۶، الرقم: ۲۹۷۲۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۲۸/۶، الرقم: ۷۶۹۷، ۱۸۳/۱، الرقم: ۱۶۷، والمناعي في فيض القدير، ۳۰۷/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲۔

جنہیں حَفْظَةَ (حفاظت کرنے والے) کا نام دیا جاتا ہے، اور جو زمین پر گرنے والے درختوں کے پتوں تک کو لکھتے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی کسی جگہ محبوس ہو جائے یا کسی ویران جگہ پر اسے کسی مدد کی ضرورت ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ہماری مدد کرو، پس اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس شخص کی (فوراً) مدد کی جائے گی۔‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

۷/۷ . عَنْ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلَّى قَرِيْبًا مِنْهُ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ رَكَعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ جَبْرِئِلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ (ﷺ)، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيهِ عِبَادُ بْنُ سَعِيْدٍ قَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانٍ فِي الثَّقَاتِ .

”حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی اور وہ آپ ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آپ

۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۷۲۱، الرقم: ۶۶۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۸/۲۱۳، الرقم: ۴۷۷۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/۱۹۵، الرقم: ۵۲۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۴/۲۰۵-۲۰۶، الرقم: ۱۴۲۳-۱۴۲۲، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/۳۴۹، الرقم: ۶۴۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۲۱۹، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۱۵۰، الرقم: ۳۹۸۔

ﷺ نے دو رکعتوں میں آہستہ آواز میں قراءت فرمائی، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) یہ دعا مانگ رہے ہیں: ”اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رب! میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی سند میں عباد بن سعید نامی راوی ہے اسے امام ابن حبان نے الثقات میں ذکر کیا ہے۔

۸/۸. عَنْ عَتَبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا، وَهُوَ بَارِضٌ لَيْسَ بِهَا أُنَيْسٌ فَلْيَقُلْ: يَا عِبَادَ اللَّهِ، أَعِثُّونِي، يَا عِبَادَ اللَّهِ، أَعِثُّونِي، فَإِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ. وَقَدْ جُرِبَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرَجَالُهُ وَثِقُوا.

”حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے، یا تم میں سے کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مددگار بھی نہ ہو، تو اسے چاہیے کہ یوں پکارے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ تعالیٰ کے بندو! میری مدد کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں)۔ اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) یہ آزمودہ بات ہے۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۱۷/۱۷، الرقم: ۲۹۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۳۲، والمنأوي في فيض القدير، ۱/۳۰۷۔

۹/۹ . عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ، تَفَرَّعَ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ، أَوْلَيْكَ الْآمِنُونَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ.

رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَأَحْمَدُ بْنُ طَارِقٍ الرَّاؤِيُّ عَنْهُ لَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلوق کی حاجت روائی کے لئے خاص فرمایا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لے کر آتے ہیں (اور وہ ان کی حاجت روائی کرتے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے عذاب الہی سے امان میں ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم، طبرانی اور قضاوی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں احمد بن طارق راوی کے متعلق ہے میں نہیں جانتا جبکہ باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۹: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۲۵/۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۵۸/۱۲، الرقم: ۱۳۳۳۴، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱۱۷/۲، الرقم: ۱۰۰۷، والنرسي في ثواب قضاء حوائج الإخوان، ۸۰/۱، الرقم: ۴۲، وإسناده صحيح، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۵/۵۴، الرقم: ۶۵۵۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۶۲/۳، الرقم: ۳۹۶۶، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۱۹۲/۸، والمناوي في فيض القدير، ۴۷۷/۲۔

١٠/١٠ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ
 أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ وَوَقَفَ عِنْدَ رَأْسِهَا، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللَّهُ، يَا أُمِّي، كُنْتُ أُمِّي بَعْدَ
 أُمِّي وَتُشْعِبِي، وَتَعْرِينِ وَتَكْسِينِي، وَتَمْنَعِينَ نَفْسِكَ طَيِّبًا وَتَطْعَمِينِي
 تُرِيدِينَ بِذَلِكَ وَجَهَ اللَّهُ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُغَسَلَ ثَلَاثًا، فَلَمَّا بَلَغَ
 الْمَاءُ الَّذِي فِيهِ الْكَافُورُ، سَكَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ خَلَعَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ قَمِيصَهُ، فَالْبَسَهَا إِيَّاهُ، وَكَفَّنَهَا بِبُرْدٍ فَوْقَهُ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُغْلَامًا أَسْوَدَ
 يَحْفَرُونَ، فَحَفَرُوا قَبْرَهَا، فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ، حَفَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 بِيَدِهِ، وَأَخْرَجَ تُرَابَهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاضْطَجَعَ
 فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، اغْفِرْ لِأُمِّي
 فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ، وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ
 وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي، فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا
 وَأَدْخَلُوهَا اللَّحْدَ هُوَ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ﷺ .

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالتَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيهِ رَوْحٌ مِنْ
 صَلَاحِ وَثَقَّةِ ابْنِ حَبَّانٍ وَالْحَاكِمِ وَبَقِيَّةِ رِجَالِهِ رِجَالِ الصَّحِيحِ .

١٠ : أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٢١/٣، والطبراني في المعجم الكبير،
 ٣٥١/٢٤، الرقم: ٨٧١، وفي المعجم الأوسط، ٦٧/١، الرقم: ١٨٩،
 والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥٧/٩ -

”حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ ہیں فوت ہوئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں (قبرستان) تشریف لے گئے اور ان کے سرہانے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ اے میری ماں! تو میری ماں کے بعد میری ماں (کی طرح ہی) تھی اور تو مجھے شکم سیر کرتی تھی اور مجھے کپڑے پہناتی تھی اور میری خاطر خود پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی تھی اور اپنے آپ کو اعلیٰ چیزوں سے محروم رکھتی تھی اور مجھے کھلاتی تھی اور اس سارے عمل سے تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی طلب رکھتی تھیں پھر آپ ﷺ نے تین دفعہ انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ پس جب کافور ملا پانی پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے انڈیلا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اتارا اور انہیں پہنا دیا اور اس چادر کے ذریعے جو آپ ﷺ پر تھی انہیں کفن پہنایا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید، ابویوب انصاری، عمر بن الخطاب ث اور ایک حبشی غلام کو قبر کھودنے کے لیے فرمایا۔ انہوں نے قبر کھودی اور جب لحد تک پہنچے تو اسے خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے کھودا۔ اور اس کی مٹی اپنے ہاتھوں سے نکالی اور جب آپ ﷺ لحد کے کھودنے سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ اس کے اندر لیٹ گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آتی۔ اے اللہ! میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسے اس کی حجت کی تلقین فرما اور اپنے نبی اور مجھ سے قبل انبیاء کے واسطے سے اس کی قبر اس پر کشادہ فرما پس بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے پھر اس پر چار تکبیریں پڑھیں اور آپ ﷺ نے اور حضرت عباس اور حضرت ابوبکر ﷺ نے انہیں لحد میں اتارا۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام پیشی نے فرمایا کہ اس کی سند میں روح بن صلاح راوی ہے اسے امام ابن حبان اور حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے..... اس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔